سوال

(175) مسلمانوں کے قبرستان کی بے حرمتی (قبر کھودنا) گناہ ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست کی والدہ کی قبر کسی بدبخت نے تین فٹ گہرائی تک ٹریکٹر سے جان بوجھ کر کھودوی ہے اور اس طرح ہل چلایا ہے کہ اوپر کی مٹی نیچے اور نیچے کی اوپر آگئی ہے۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ اسے فوراً موت کے گھاٹ اتار دیں۔ براہِ کرم رہنمائی فرمائیں کہ ہم شرعی لحاظ سے اسے کس حد تک سزا دے سکتے ہیں یا نہیں؟ نیز درج ذیل سوالات کے جوابات بھی عنایت فرمائیں:

۱۔ مسلمانوں کے قبرستان کی بے حرمتی گناہ ہے یا نہیں؟

۲۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی بلاوجہ یا بربنائے دشمنی وانتقام قبر کھود ڈالے تو ایسے شخص کی شریعت اسلامیہ میں کیا سزا ہے؟

۳۔ اگر کوئی شخص کسی شخص کو اپنی والدہ کی قبر کھودتے ہوئے دیکھے تو وہ اس شخص سے کیا سلوک کر سکتا ہے؟ کہاں تک اسے بدلہ یا سزا کا حق ہے اس سے قطع تعلق کرنا یا اس کو دل سے برا جاننا اور سزا دینا، انتقام لینا ان میں کیا بہتر ہے؟ (سید محمد اخلاق، کراچی) (۱۱ جون ۱۹۹۹ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محترم اپنے سوال کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ بلاشبہ شریعت اسلامیہ میں اکرامِ مسلم کو بڑی اہمیت حاصل ہے خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ۔

عمرو بن حزم کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس قبر والے کو ایذا نہ دے۔

ور دوسری روایت میں ہے میت کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔

(سنن ابن ماجہ، بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنْ كَسْرِ عِظَامِ الْمَيِّتِ، رقم: ۱۶۱۶، سنن ابی داوٗد، بَابٌ فِي الْحَفَّارِ يَجِدُ الْعَظْمَ هَلْ يَتَنَكَّبُ ذٰلِكَ الْمَكَانَ؟، رقم: ۳۲۰۷)

اور ''صحیح مسلم'' میں ابومرثد غنوی سے مرفوعاً مروی ہے:

'لَا تجلِسُوا عَلَى الْقبُورِ، وَلَا تصَلّوا اِلَیھَا۔' (صحیح مسلم ،بَابُ النّھِیِ عَنِ الجُلُوسِ عَلَی الْقبْرِ وَالصَّلَاۃِ عَلَیہِ ، رقم : ۹۷۲)

یعنی ''قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف اور نہ ان کے اوپر نماز پڑھو۔''

ان نصوص سے معلوم ہوا کہ ایک مسلمان کی عزت و احترام ہر حالت میں واجب ہے۔ اس کی اہانت کرنے والے کے ساتھ وہی کچھ ہونا چاہیے جس کے وہ لائق ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ اس کے لیے مناسب طریقہ سزا و تادیب تجویز کرے جس سے عام لوگوں کو عبرت ہو تاکہ آئندہ ایسے فعلِ شنیع کا اعادہ نہ ہونے پائے لیکن اس کے بدلہ میں کسی کو موت کے گھاٹ اتارنا بہر صورت ناجائز ہے۔

۱۔ قبروں کی بے حرمتی کرنا بلاشبہ گناہ ہے لیکن اس کے مباح الدم ہونے کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں۔

۲۔ حکومت جو مناسب سمجھے بطورِ تعزیر سزا دے سکتی ہے۔

۳۔ ایسے شخص سے ہر ممکن طریقہ سے نفرت کا اظہار ہونا چاہیے اور اگر وہ تائب ہو جائے تو پھر رنجش دل سے نکال دینی چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:198

محدث فتویٰ